گم گشتگانِ راہ کیلئے سنگِ میل کی حیثیت رکھنے والی ایک چشم کشا تحریر

عام وہابیوں سے نکاح کا شرعی حکم

تالیف:

محمد نظام الدین قادری مرکزی

خادم الجامعۃ الرضویہ ھدایت المسلمین سندر پور

چکر گھٹا ۴، سرلاہی (نیپال)

ناشر: الجامعۃ الرضویۃ ھدایت المسلمین چکر گھٹا ۴، سندرپور، ضلع سرلاہی (نیپال)

وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (القرآن)

ترجمہ: اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

عام وہابیوں سے نکاح کا شرعی حکم

تالیف:

محمد نظام الدین قادری مرکزی

خادم الجامعۃ الرضویہ ھدایت المسلمین سندر پور چکر گھٹا ۴، سرلاہی (نیپال)

ناشر:

الجامعۃ الرضویہ ھدایت المسلمین سندر پور چکر گھٹا ۴، سرلاہی (نیپال)

تفصیلات

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ!

نام کتاب: ـــــــــ عام وہابیوں سے نکاح کا شرعی حکم

نام مؤلف: ـــــــــ محمد نظام الدین قادری مرکزی
Mob.-+977-9814853550

نظر ثانی: ـــــــــ مفتی محمد انظار عالم مصباحی

حسب فرمائش: ـــــــــ محمد امجد رضا امجدی، سرلاہی

کمپوزنگ: ـــــــــ امجدی کمپیوٹر، مرغیا چک، سیتا مڑھی

صفحات: ـــــــــ ۴۰

سن اشاعت: ـــــــــ ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۰۲۳ء

تعداد: ـــــــــ ۱۱۰۰

بموقع: ـــــــــ عظمت والدین کانفرنس کھٹونہ، سرلاہی (نیپال)

برائے ایصال ثواب: ـــــــــ جناب محمد اسرافیل خان صاحب (مرحوم) سابق مکھیا جی کھٹونہ سرلاہی
ـــــــــ الحاج محمد انوار الحق صاحب مرحوم سندر پور سرلاہی نیپال

قیمت: ـــــــــ روپئے

ملنے کا پتہ

الجامعۃ الرضویہ ہدایت المسلمین، سندر پور، سرلاہی
امجدی کمپیوٹر، مرغیا چک، سیتا مڑھی (بہار)

مشمولات

نمبر شمار	عناوین	صفحات
۱	انتساب	۵
۲	خراج عقیدت	//
۳	تقریظ جمیل	۶
۴	کلمات تحسین	۸
۵	تاثر گرامی	۱۰
۶	عرض حال	۱۳
۷	فرقوں کا وجود اور ان کی حقیقت	۱۶
۸	معتزلہ	۱۶
۹	شیعہ	۱۷
۱۰	خوارج	//
۱۱	مرجئہ	۱۸
۱۲	نجاریہ	//
۱۳	جبریہ	//
۱۴	مشبہہ	۱۹

صفحات	عناوین	نمبر شمار
۱۹	نئے فرقے	۱۵
۲۰	اہل حدیث (وہابی)	۱۶
۲۰	دیوبندی	۱۷
۲۱	بدمذہب وہابی دیوبندی	۱۸
۲۲	کافر ومرتد سے نکاح کا حکم	۱۹
؍؍	گمراہ بدمذہب سے نکاح کا حکم	۲۰
۲۷	حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا قول فیصل	۲۱
؍؍	شیطانی حیلہ	۲۲
۳۰	شیطانی فریب	۲۳
۳۳	بدمذہبوں سے رشتے	۲۴
۳۴	محض کلمہ کے نام پر نکاح	۲۵
۳۷	وہابیت اور سنیت کی کسوٹی	۲۶
۳۹	عالم دین کی ذمہ داری	۲۷

انتساب

تمام صحابہ کرام وشہیدان اسلام وجملہ ائمہ مجتہدین وعلمائے ربانیین وعاشقان سید المرسلین کے نام کہ جن کے دم قدم سے گلشن اسلام سرسبز وشاداب ہے اور جن کی گفتار وکرداراورراہ خدامیں جاں فشانی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

گرقبول افتدزہے عزوشرف

خراج عقیدت

سرکارغوثیت مآب پیران پیرروشن ضمیر حضورسیدناغوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عطائے نبی سلطان الہند حضورسیدناخواجہ غریب نوازرضی اللہ تعالیٰ عنہ اورمجدددین وملت امام اہلسنت حضورسیدنااعلیٰ حضرت احمدرضاخان قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پیرو مرشد شیخ الاسلام والمسلمین حضورتاج الشریعہ الشاہ مفتی محمداختررضاخان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور جملہ اساتذہ کرام کے ساتھ والدین کریمین کی بارگاہ میں جن کی دعائیں سحر گاہی نے خدمت کے اس قابل بنایا۔

محتاج کرم

محمدنظام الدین قادری مرکزی

خادم الجامعۃ الرضویہ ہدایت المسلمین، سندرپور، سرلاہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ جمیل

رفیق ملت حضرت علامہ مفتی محمد رفیق عالم مصباحی مدظلہ۔۔۔مدرسہ نوریہ فیضان رضا برہپوری، سرلاہی (نیپال)

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد!

ملک نیپال میں بالعموم اور ضلع سرلاہی میں بالخصوص جب کہیں کسی نے مسلک وملت کے خلاف سر ابھارنے کی ناپاک کوشش کی ہے تو فوری طور پر علمائے سرلاہی نے ہمہ تن مصروف عمل ہوکر ان غلط اور گمراہ کن نظریات کا سدباب کیا ہے۔

انھیں علمائے حقہ میں ایک نمایاں نام عزیزم حضرت مفتی محمد نظام الدین مرکزی کا بھی ہے، جو ہمیشہ مسلک وملت سے بغاوت اور مخالفت کرنے والے کے ہر فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور باغیان مسلک ومذہب سے کبھی سمجھوتہ نہیں کرتے۔ یہ ان کی تصلب فی الدین کی بین ثبوت ہے۔

ایسے آپ کے رشحات قلم سے تین تین تصنیفات معرض وجود میں آچکی ہیں، جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے خوب سے خوب تر ہے۔ اگرچہ تینوں تصنیفات مختصر ہیں مگر جامع ہیں۔

اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ''عام وہابیوں سے نکاح کا شرعی حکم'' بھی ہے جو کم

وقتوں میں بڑی عرق ریزی سے تصنیف وتالیف کی گئی ہے۔موصوف کی یہ شاہکار تصنیف کہی جاسکتی ہے۔

اس رسالہ میں مندرج تمام مسائل وجزئیات سے اتفاق کرتے ہوئے اس کی تائید وتوثیق کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اسے مقبول عوام وخواص بنائے۔آمین آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد رفیق عالم مصباحی

مدرسہ نوریہ فیضان رضا برہمپوری، سرلاہی (نیپال)

مؤرخہ یکم ستمبر ۲۰۲۳ء بروز سید الایام جمعہ

کلمات تحسین

شمس العلما حضرت علامہ مفتی محمد شمس الحق خان رضوی مدظلہ۔۔۔۔فرہدوا، سرلاہی (نیپال)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ،اما بعد!

زیر نظر کتاب ”عام وہابیوں سے نکاح کا شرعی حکم“عزیز گرامی وقار حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین قادری مرکزی سلمہ کے علمی تفوق، اعلیٰ دماغی، وسعت مطالعہ کی گہرائی، اور محققانہ بصیرت افروزی کا نتیجہ ہے کہ امام اہل سنت حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے فتاویٰ اور اسلاف واخلاف کے آرا کا خلاصہ بروقت پیش کر دیا، مدلل ومبرہن اور جامع حکم شرع کی توضیح وتفصیل ہے۔

وہیں عزیز مکرم حضرت علامہ مفتی امجد رضا امجدی کمپیوٹر مرغیا چک، سیتامڑھی کی ترتیب وتزئین اور تنقید وتفتیش کا اعلیٰ شاہکار نمونہ ہے۔

اللہ رب العزت جل جلالہ دونوں عزیزوں کو دین اسلام کا داعی، مسلک کا محافظ اور سنیت کا ناشر بنا کر رکھے، دارین کی نعمتوں سے مالا مال کرے اور اس کتاب کو مقبول عوام وخواص کرے۔ آمین

دعا گو، دعا جو:

محمد شمس الحق خان رضوی ثنائی

مدرسہ رحمانیہ غوثیہ فرہدوا، سرلاہی (نیپال)

۳۰/اگست ۲۰۲۳ء، بروز چہار شنبہ

تاثر گرامی

ابو العطر حضرت علامہ مفتی عبد السلام امجدی حفظہ اللہ القوی ۔۔تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

مذہب وہابیہ ودیوبندیہ کا باطل وگمراہ ہونا اس وقت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سنی عوام و خواص اچھی طرح واقف ہیں اسی لئے ان بدمذہبوں سے رشتہ کرنے کو گوارہ نہیں کرتے اگر کوئی ایسی غلطی کرلے تو فوراً استفتا اور مقاطعہ توبہ کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔ مگر مقام افسوس یہ ہے کہ ہماری جماعت کے ذمہ دار اہل علم عقائد اہل سنت اور اسلاف کے متفقہ افکار سے انحراف کرتے ہوئے تاویل بے محل کا سہارا لے کر وہابیوں کے ساتھ نکاح کو نہ صرف جائز قرار دیتے ہیں، بلکہ جو مذہب باطل وہابیت کا بزبان خود بیانگ دہل دعویدار ہیں، انہیں سنی مسلمان ہونے کی سند بھی فراہم کرکے وہابیت کی تبلیغ اور سنیت کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ جب کہ وہابیت کا وہ طبقہ جو عقائد کفریہ نہیں رکھتا وہ اگرچہ بمطابق تصریح فقہا کافر نہیں، مگر گمراہ ضرور اور بقول اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ احوط فی الفرج نکاح نہ کرنا ہے اور اس پر عمل نہ کرکے سنی ہونے کی سند اور نکاح کے جائز ہونے کا فتوی دینا ضلالت وزنا کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس کے علم بردار مسلک اعلیٰ حضرت اور محافظین کتاب وسنت اہل علم کو میدان عمل میں اتر کر بیک زبان وقلم ایسی کج فکری اور فتنہ پروری کا سد باب کریں۔ وہابی اور دیابنہ سے جو نکاح کے خواہاں ہوتے ہیں خواہ کسی بھی حرص کی وجہ سے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ حیلہ تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کسی طرح بھی شادی بیاہ کرنے کا جواز مل

جائے اور نفس وہوس کو تسکین کا سامان فراہم کریں۔ ناخواندہ لوگوں، باباؤں اور ٹھگ و بے شرع پیروں سے مسئلہ پوچھ کر جواز کا فتویٰ حاصل کر لیتے ہیں اور رشتہ داری کر کے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو خطرات ونقصانات اور ہلاکتوں کے گڑھوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسے حیلہ و بہانہ اور خودساختہ عذر کا رد کرتے ہوئے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''ایسے لوگ احکام شرع سے بے بہرہ ہیں ان کی باتوں پر عمل جائز نہیں۔ کیا علم و دانش کے دعویداروں اور ان پیروں کو خبر نہیں کہ جماعت وہابیہ، یا دیو بندیہ، رافضیہ وغیرہم فرقۂ باطلہ سے برادری کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے اور دونوں جہاں کا خسران ہی خسران مثلاً پیر صاحب یا مدعی علم و دانش نے کسی وہابی یا دیو بندی کو اپنا برادر بنایا اس کی لڑکی سے اپنا لڑکا نکاح کیا۔ لڑکا دیو بندی، یا وہابی کا داماد بنا اس سلسلہ میں وہابیہ دیو بندیہ سے گفت وشنید ہوگی یا نہیں؟ ان سے سلام وکلام ہوگا یا نہیں؟ اس کا اس کے یہاں اور اس کا اس کے وہاں آنا جانا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا ہوگا یا نہیں؟ ضرور ہوگا اور یقیناً ہوگا یہ بیمار پڑے یا وہ یہ مرے یا وہ عیادت اور جنازے کی شرکت کو جائے گا یا نہیں؟ ضرور جائے گا اور یقیناً جائے گا یہ سب باتیں حرام و ناجائز ہیں یا نہیں؟ ضرور ہیں اور یقیناً قطعاً اجماعاً حرام ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۹۰ پر فرماتے ہیں:'' ان سے (یعنی وہابیہ دیو بندیہ وغیرہ فرقہ باطلہ سے میل جول قطعی حرام ان سے سلام وکلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام،

انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کے قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام مثل نماز جنازہ۔'' (فتاوی برکات حصہ ہفتم)

اس سال محرم الحرام میں بیان وتحریر جو پڑھا اور سنا بلاشبہ نامناسب وسنیت سوز تھے جس کی تردید اہل علم کی ذمہ داری تھی، ہاں کچھ اہل علم نے کوشش کی بھی مگر معاملہ سلجھنے کی بجائے الجھتا اور طول پکڑتا گیا۔ کچھ تحریریں گالی نامہ کی حیثیت بھی رکھتی ہیں جو کہ اہل علم اور مسلمانوں کی شایان شان نہیں۔ زیر نظر مختصر مگر جامع رسالہ حضرت مفتی نظام الدین مرکزی صاحب قبلہ کی حسن فکر وسعی کی جھلک ہے، جس کی ضرورت موجودہ ناخوشگوار فضا کو مشکبار کرنے کے لئے محسوس کی جارہی تھی، جس پر آں موصوف جماعت اہل سنت کے خوش فکر و انصاف وحق پسند علما کی طرف سے قابل مبارکباد ہیں۔ موصوف جواں سال، اچھے قلم کار، سنیت کے دردمند اور مسلک اعلی حضرت کے مبلغ ہیں۔ اللہ تعالی آپ کی سعی جمیل کو قبول فرمائے۔

گدائے مرشد:

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

بشب 3 صفرالمظفر 1445ھ مطابق 20 اگست 2023ء

عرض حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد!

ایک بندہ مومن کے لیے سب سے زیادہ قیمتی چیز ایمان ہے اور ایمان بے حب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ممکن نہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے: "لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین" کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے باپ اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔ لہذا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فرض اعظم ہوئی اور جس طرح ایمان کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت لازم ہے بعینہٖ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں سے نفرت ان سے بغض وعداوت اختیار کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں سے بھی یاری اور دوستی رکھتا ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "و من یتولھم منکم فانہ منھم" کہ تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انھیں میں سے ہے تو لازم وضروری ہوا کہ ایسے لوگوں سے جو گستاخ بدمذھب وبدین ہوں دور رہا جائے اور ایسوں سے ہر قسم کا رشتہ ناطہ منقطع کیا جائے کہ جو خدا اور اس کے رسول کا نہیں اس سے ہمارا رشتہ ناطہ رکھنا ہمارے لیے ایمان کے منافی ہے۔

مگر کچھ نام نہاد سنی مولوی کہے جانے والے لوگ چند روپے پیسوں کے عوض

گستاخوں، بدینوں، بدمذہبوں کو سنی مسلمان قرار دے کر ہمارے سیدھے سادھے سنی صحیح العقیدہ عوام مسلمین کو ان بدمذہبوں بددینوں سے رشتۂ نکاح کرنے کرانے پر زور دے رہے ہیں، اس لیے ناچیز نے یہ مختصر رسالہ بنام ''عام وہابیوں سے نکاح کا شرعی حکم'' قرآن وحدیث واقوال فقہائے کرام بالخصوص فقیہ اسلام مجدد دین وملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں ترتیب دینے کی ادنیٰ کوشش کی ہے تاکہ عوام اہلسنت اس رسالہ کو اول تا آخر مکمل پڑھیں اور کسی نام نہاد سنی مولوی کے جھانسے میں نہ آئیں اور نکاح جیسا عظیم رشتہ ہرگز ایسی جگہوں پہ نہ کریں جہاں دین وایمان کی بربادی کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کے لیے بھی تباہی و بربادی ثابت ہو۔ چونکہ حدیث شریف میں ہے: ''ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ'' کہ ہر بچہ فطرت اسلام پہ پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اس کو یہودیت ونصرانیت اور مجوسیت کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔

اخیر میں رفیق ملت حضرت مفتی رفیق عالم مصباحی برہمپوری، شمس العلما حضرت مفتی شمس الحق خان رضوی کھٹونہ، ابوالعطر حضرت مفتی عبدالسلام امجدی دھنوشا حفظہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں گلہائے تشکر وامتنان پیش ہے کہ ان عبقری شخصیات نے عدیم الفرصتی کے باوجود اپنے گراں قدر تاثرات سے نوازا۔

اور ہمہ وقت شادانہ بشاشانہ رہنے والے عزیز دوست حضرت مفتی امجد رضا امجدی

امجدی کمپیوٹر، مرغیا چک، سیتامڑھی کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ تصنیفی، تالیفی ترتیبی، تزیینی اور طباعتی سفر میں یقیناً ان کی انفرادی معیت جمعیت کا احساس دلاتی ہے۔

نیز ڈاکٹر مبشر حسن مصباحی بستپور، مولانا عبدالقادر خان رضوی کھٹونہ، مولانا معراج اصدق رضوی کھٹونہ، مفتی انظار عالم مصباحی پلسی، مولانا مجاہد الاسلام مصباحی پوکھریا، مفتی احمد رضا مصباحی سلیم پور، حضرت مولانا ضمیر الدین امجدی بستپور، قاری شکیل احمد برکاتی ہریون، مولانا شاہد رضا قادری پرسا، مولانا توقیر رضا بھاڑسر، مولانا عطاء اللہ برہمپوری، مولانا غلام غوث برہمپوری، مولانا فرقان فیضی برہمپوری، مولانا سراج احمد حبیبی، قاری محمد امیر اللہ غوثی، محمد مزمل حسین سندر پور، محمد مشتاق احمد سندر پور، ذکی احمد برکاتی نولپور کا ممنون و مشکور ہوں کہ ان ارباب علم وفن کی خاص توجہات شامل حال رہا کرتی ہیں۔

علمائے اہلسنت کی بارگاہ میں مخلصانہ عرض ہے کہ ناچیز کو اپنی بے بضاعتی وکم مائیگی کا مکمل احساس ہے آپ جہاں کہیں اس رسالہ میں کوئی شرعی خامی دیکھیں یا کتابت کی وجہ سے کوئی غلط بات چھپ گئی ہو تو برائے کرم مجھے ضرور مطلع کریں تا کہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کی جا سکے۔ فقط والسلام علیٰ کل مسلم من الخواص والعوام

العبد المذنب:

محمد نظام الدین قادری مرکزی

خادم الجامعۃ الرضویہ ھدایت المسلمین سندر پور چکر گھٹا 4، سرلاہی، نیپال

28 محرم الحرام 1445ھ مطابق 16 اگست 2023ء بروز بدھ

فرقوں کا وجود اور ان کی حقیقت

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تناظر میں یہ بات بالکل صاف وشفاف اور بے غبار ہے کہ قوم یہود اکہتر ،نصاریٰ بہتر اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ، بہتر ناری اور صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ اسی ناجی فرقہ کو اصطلاح میں سواد اعظم ،اہل سنت وجماعت اور دور حاضر میں علامتی علم بریلوی سے بھی پہچانا جاتا ہے، جو بلاشک وشبہ، چنیں وچرا، ایں وآں کہ ''ماانا علیه و اصحابی'' کا مصداق ہے ۔حدیث شریف میں ہے:في الحديث الصحيح أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: افترقت اليهود على إحد وسبعين فرقة، وافترقت النصارى على اثنتين وسبعين فرقة وستفترق هٰذه الأمة على ثلاث وسبعين فرقة كلها في النار إلا واحدة، قيل: من هي يا رسول الله؟ قال: من كان على مثل ما أنا عليه وأصحابي. وفي بعض الروايات: هي الجماعة رواه أبو داود والترمذي وابن ماجه والحاكم، وقال: صحيح على شرط مسلم.

یوں تو کئی ایک گمراہ فرقوں کا وجود ہو چکا ہے مگر ان میں بڑے فرقے سات ہیں:

(۱)معتزلہ

یہ فرقہ واصل بن عطا کی پیداوار ہے۔ یہ حضرت حسن بصری کا شاگرد تھا، ایک مسئلہ خاص میں سرعام استاذ کی مخالفت کی ۔حسن بصری نے فرمایا: ''اعتزل عنا'' یعنی ہم سے دور

ہوجا۔ چانچہ اس نے علیٰحدگی اختیار کرلی اور فرقہ معتزلہ کا وجود ہوگیا۔

(۲) شیعہ

وہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوئے اور کہا کہ علی ہی نص جلی یا خفی کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام ہیں اور اعتقاد کیا کہ امامت علی اور ان کی اولاد سے خارج نہیں ہوگی، امامت اگر ان سے خارج ہوگی تو اس کے دو ہی سبب ہوں گے:

(۱) کوئی دوسرا شخص ظلماً امام بن جائے۔

(۲) یا حضرت علی یا ان کی اولاد کسی دوسرے امام کی اتباع کرلیں۔

(۳) خوارج

خارجیوں کے سات فرقے ہیں جن میں محکمہ، بیہسیہ، ازارقہ، نجدات، صُفریہ یا اصفریہ، اباضیہ، عجاردہ ہیں۔ طوالت کے خوف سے فقط محکمہ کو سمجھ لیں: مقام صفین میں حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان جنگ ہوئی تھی اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری کو اپنی جانب سے حکم مقرر کیے جانے کی اجازت دی تھی اور حضرت امیر معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم مقرر کیے گئے۔ حضرت علی کے اسی عمل کے خلاف اور دونوں حکم کے اقرار نامے کے خلاف ایک جماعت نے حضرت علی پر خروج کیا۔ وہی محکمہ کہلائے ان کی تعداد بارہ ہزار تھی یہ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

(۴) مرجئہ

اس فرقے کا لقب مرجۂ (ہمزہ کے ساتھ) اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ عمل کے رتبے میں نیت سے مؤخر کرتے ہیں۔ یا اس سبب سے کہ ان کا قول ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر رساں نہیں، جس طرح کفر کے ہوتے ہوئے کوئی طاعت نفع بخش نہیں ہوتی۔

(۵) نجاریہ

یہ فرقہ محمد بن حسین (یا حسین بن محمد) نجار (م تقریباً ۲۲۰ھ) کی طرف منسوب ہے۔ یہ فرقہ چند عقائد میں اہل سنت و جماعت کے موافق ہے مثلاً: افعال کا خالق اللہ ہے، استطاعت فعل کے ساتھ ہوتی ہے اور بندہ فعل کا سبب ہے۔ ان کے علاوہ عقائد مثلاً: اللہ تعالیٰ کے لیے صفات وجودیہ مثلاً: علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر، اور حیات وغیرہ کی نفی۔ خلق قرآن یعنی کلام الٰہی کا حادث ہونا اور چشم بصارت کے ذریعہ رویت باری تعالیٰ کی نفی کرنے میں معتزلہ کے موافق ہے۔

(۶) جبریہ

جبر کا معنیٰ بندون کے افعال کو اللہ تعالیٰ کی جانب منسوب کرنا ہے۔ جبریہ کی دو

قسمیں ہیں:

(۱) متوسوطہ: یہ جبر محض کے قول میں خالص نہین ہیں بلکہ جبر وتفویض کے مابین متوسط ہیں۔ بندے کیلئے فعل کا کسب بغیر تاثیر مانتے ہیں۔ جیسے: اشعریہ، نجاریہ اور ضراریہ۔

(۱) یہ بندے کیلئے فعل کی قدرت نہیں مانتے۔

(۷) مشبهه

اس فرقے نے اللہ تعالی کو مخلوقات سے تشبیہ دی ہے اور حادث کے مثل کہا ہے اگر چہ ان کے طریقوں میں باہمی اختلاف ہے۔

(مذکورہ بالا سات فرقوں میں سب کے متعدد گروہ ہیں، سب کے سب گمراہ وبدمذہب خارج اسلام ہیں، جن کا تذکرہ طوالت کے خوف سے یہاں ناگزیر ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے ''فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد'' تصنیف علامہ احمد مصباحی مدظلہ العالی مطالعہ فرمائیں)

نئے فرقے

نئے فرقوں میں قادیانی، مودودی، نیچری، چکڑالوی، وہابی وغیرہم ہیں۔

ہندوستان کے وہابی جو اسماعیل دہلوی کے تابع ہیں دو فرقوں میں بٹ گئے۔ وہابی اور دیوبندی، یہ دونوں گروہ کافر ومرتد خارج اسلام ہیں۔

اہل حدیث (وہابی)

یہ فرقہ اہل قرآن کی طرح فقہ اور تقلید کا منکر ہے اور اتباع سنت کا مدعی۔ یہ فرقہ عقائد میں وہابیہ نجدیہ، اور وہابیہ ہند کا ہم نوا ہے۔ اس لئے اس فرقہ کو وہابی بھی کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے اس نام کو ناپسند کیا اور اپنا نام ''محمدیہ'' رکھ لیا اور جب اس کے مخالفین نے کہا کہ یہ محمد ابن عبدالوہاب کی طرف نسبت ہے تو اس نے اپنا نام بدل کر ''اہل حدیث'' رکھ لیا، نجدیوں کی طرف میلان کے باعث اور انھیں اپنی طرف مائل کرنے کیلیے اب یہ لوگ اپنے کو سلفی کہنے لگے، کیوں کہ عرب میں نجدیوں کی حکومت ہے اور وہ صاحب ثروت ہیں۔ وہ اپنے ہم عقیدہ لوگوں پر بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں۔

ہندوستان میں اس فرقہ کے پیشوا ''نذیر حسین دہلوی، صدیق حسن قنوجی بھوپالی اورنواب وحید الزماں'' وغیرہ ہیں۔ ہند و پاک میں ان کے بہت سے مدارس، مراکز اور مساجد قائم ہیں۔ جن کی کثیر تعداد کو حکومت سعودی عرب مدد فراہم کرتی ہے۔

دیوبندی

یہ فرقہ مدرسہ دیوبند کی طرف منسوب ہے، اسماعیل دہلوی کے اتباع کا مدعی ہے۔ تقویۃ الایمان کی تعلیمات کو قبول کرتا ہے، فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ کی طرف منسوب

ہے اور ان کی تقلید کرتا ہے۔تصوف وطریقت کو مانتا ہے اور سلسلۂ قادریہ، چشتیہ ،نقشبندیہ،سہروردیہ کی طرف اپنی نسبت ظاہر کرتا ہے۔ یہ گروہ کافرومرتد ہیں ان کے اقوال کفریہ اور گندے عقیدے ان کی کتابوں سے یعنی حفظ الایمان، مصنفہ اشرفعلی تھانوی، تحذیرالناس مصنفہ قاسم نانوتوی، البراھین القاطعہ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی، فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ رشید احمد گنگوہی وغیرھم سے ظاہر ہیں جوتقریباً سوسال سے چھپتی چلی آرہی ہے۔ان کے انھی کتابوں کے گندے اقوال وکفریہ کلمات کی بنا پر سینکڑوں علمائے ربانیین وحرمین شریفین کے بزرگ علماءوشیوخ حضرات نے ان پر کفروارتداد کا فتویٰ دیااوروہ بھی ایسا کہ ”من شك فى كفره و عذابه فقد كفر“ کہ جوان کے کفروعذاب میں شک کرے وہ بھی کافرہے۔

بدمذہب وھابی دیوبندی

جووہابی دیوبندی ان کبرائے وہابیہ دیابنہ کے اقوال کفریہ پر مطلع نہیں پھربھی ان کو اپنا بزرگ اور پیشوا مانتے ہیں اور معمولات اہلسنت جیسے مزارات پہ جانا ،قبر پہ اذان دینا ،کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ،نام اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن کر انگوٹھا چومنا وغیرہم کو برا تصور کرتے ہیں۔تو وہ کافر ومرتد نہیں بلکہ گمراہ وبدمذہب ضرور ہے خواہ پڑھا لکھا ہو یا نہ ہوایسے ہی کوعام وہابیہ دیابنہ کہا جاتا ہےاورایسے ہی کو کچھ لوگ عرفی وہابی بھی کہتے ہیں۔

کافر و مرتد سے نکاح کا حکم

فتاویٰ رضویہ جلد 5 ص 257 میں ہے: وہابی ہو یا رافضی جو بد مذہب عقائد کفریہ قطعیہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پرنور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص و دخل بشری کا اقرار تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض و زنائے صرف ہے نیز اسی میں 258 ص پہ ہے: فقہائے کرام فرماتے ہیں جو عقائد کفریہ رکھیں ان کا حکم مثل مرتد ہے ظہیریہ و ہندیہ و حدیقہ ندیہ وغیرھا میں ہے احکامھم مثل احکام المر تدین اور مرتد مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت یا مرد مسلم یا کافر مرتد یا اصلی کسی سے نہیں ہوسکتا۔ فتاوی خانیہ و ہندیہ وغیرھما میں ہے: " لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدته ولا مسلمته ولا کافرت اصلیه و کذالك لا یجوز نکاح المرتدته مع احد کذا فی المبسوط " مذکورہ بالا اقوال فقہاء کی روشنی میں روشن دن کی طرح صاف ہو گیا کہ کافر و مرتد سے نکاح محض باطل ہے۔

گمراہ بدمذہب سے نکاح کا حکم

گمراہ بدمذہبوں سے نکاح کا حکم یہ ہے کہ ان سے رشتۂ مناکحت قائم کرنا سخت ناجائز و ممنوع ہے۔ فتاویٰ رضویہ سے اس پر چند دلیلیں نقل کی جاتی ہیں:

پہلی دلیل: ظالموں کے ساتھ بیٹھنا سخت منع ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین" اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ بد مذھب ظالم ہے، امام اہلسنت حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کریمہ کی ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ: بد مذہب سے بڑا ظالم کون ہے اور نکاح کی صحبت دائمہ سے بڑھ کر کونسی صحبت جب ہر وقت کا ساتھ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 ص 264) تو اے مسلمانوں جسے اللہ تعالیٰ اپنے قرآن میں ظالم فرمائے اور جس کی صحبت سے بچنے کا حکم کرے کیا کوئی سنی صحیح العقیدہ مسلمان اپنی پارسا، پاکیزہ دختر یا ہمشیرہ کو ایسے ظالموں کے نکاح میں دینا گوارہ کرے گا حاشا ہرگز نہیں نکاح آپس میں محبت کا ذریعہ ہے۔

دوسری دلیل: قال اللہ تبارك و تعالیٰ" و من آیاته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیها و جعل بینکم مودته و رحمته" اللہ کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں میں سے تمہارے جوڑے بنائے کہ تم ان سے مل کر چین پاؤ اور تمہارے آپس میں دوستی و مہر رکھی یعنی نکاح میاں بیوی کے درمیان باعث محبت ہے بدمذھبوں کی محبت سم قاتل ہے۔ اعلی حضرت فرماتے ہیں بدمذہبوں کی محبت سم قاتل ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: "و من یتولھم منکم فانه منھم" تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: " المرء مع من احب" آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے

اے اسلامی بھائیو! دیکھو قرآن و حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ بد مذھب کی

محبت بد مذھب کر دیتی ہے اور جو جس سے محبت کرے اس کا انجام بھی کل اسی کے ساتھ ہوگا تو کیا بد مذہبوں سے رشتہ قائم کرنا ان سے محبت کی دلیل نہیں، کیا کوئی اپنا حشر ان بد مذہبوں کے ساتھ ہونا پسند کرے گا حاشا ہرگز نہیں۔ لہٰذا ایسے بد مذہبوں کے یہاں رشتہ قائم کرنے سے بچو اور ضرور بچو بد مذہبی ہلاکت ہے۔

تیسری دلیل: قال اللہ تعالیٰ" لا تلقوا بایدکم الی التھلکتہ "یعنی اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بد مذھبی ہلاک حقیقی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے خصوصا بد کا اثر پڑنا احادیث وتجارب صحیحہ سے ثابت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصیبک من سوادہ اصابہ من دخانہ" یعنی برا ہمنشین دھواں دھونکنے والے کی مانند ہے تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچے تو دھواں تو پہنچے گا۔ اور حدیث صریح ہے" ایاکم وایا ھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم "کہ گمراہوں سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے۔

چوتھی دلیل: مرد عورت پر حاکم ہے۔ قال المولیٰ تبارک وتعالیٰ، الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض، مرد حاکم و مسلط ہے عورتوں پر بسبب اس فضیلت کے جو اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر دی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اعظم الناس حقا الی المراتہ زوجھا "کہ عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور فرماتے ہیں:" لو کنت آمرا احدا ان

یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق ولو کان من قدمہ الی مفرق راسہ قرحتہ تنجس بالقیح الصدید ثم الستقبلتہ فلحستہ ما ادت حقہ "یعنی اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں بسبب اس حق کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ان پر رکھا ہے، اور اگر شوہر کے ایڑی سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندہ پانی جوش مارتا ہو عورت آکر اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا۔ بدمذہب کی تعظیم حرام ہے حضور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں بالجملہ شوہر عورت کے لیے سخت واجب التعظیم ہے، اور بدمذہب کی تعظیم حرام متعدد حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من وقر صاحب بدعتہ فقد اعان علی ھدم الاسلام" کہ جس نے بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد کی۔ اور علامہ محقق سعد الملۃ والدین تفتازانی مقاصد و شرح مقاصد میں فرماتے ہیں: " حکم المبتدع البغض والعداوتہ والاعرض عنہ والاھانتہ والطعن واللعن " کہ بدمذہب کے لیے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض وعداوت رکھیں روگردانی کریں اس کی تحقیر وتذلیل بجالائیں اس سے لعن وطعن کے ساتھ پیش آئیں لاجرم ثابت ہوا کہ بدمذہب کو سنیہ کا شوہر بنانا گناہ و ناجائز ہے۔

اے سنی مسلمانو! اپنے آقا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک حدیث پڑھو اور فقہائے کرام کی تصریحات دیکھو کس قدر مبتدع کی تعظیم کرنا ناجائز و گناہ کہا گیا یہ تو اس کے

لیے ہے جو کسی مبتدع کی تعظیم وتوقیر کرے تو جو کسی بدمذہب کو حقیقتاً اپنا سردار اور مالک بنالے تو یہ کس قدر باعث غضب الٰہی ہوگا بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں حدیث شریف حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اصحاب البدع کلاب اھل النار “یعنی بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں اور دارقطنی کی روایت میں یوں ہے:” عن ابی امامه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اھل البدع کلاب اھل النار “یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں اے سنی مسلمانوں ابھی تم نے اپنے آقا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان سنا کہ بدمذہب جہنم کا کتا ہے تو اب یقین ہوگیا ہوگا کہ بدمذہب کتا ہے۔ حضور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں بدمذہب ضرور کتا ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر وناپاک تر کتا فاسق نہیں ہوتا اور یہ اصل دین ومذہب میں فاسق ہے، کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے تو اب سینے پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے؟ حاشا ہرگز نہیں ایک مومن سنی صحیح العقیدہ مسلمان اسے ہرگز پسند نہیں کرسکتا۔ حدیث میں بدمذہبوں سے نکاح میں ممانعت آئی ہے، حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: لاجرم حدیث میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی عقیلی وابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:”لا تجالسھم ولا تشاربھم والا توا کلھم ولا تناکحھم “بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے

شادی بیاہ نہ کرو۔

اے سنی مسلمانو! یہ ہے تمہارے نبی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کھلا فرمان دیکھو کس قدر صاف ہے کہ ان کے ساتھ نہ بیٹھو، نہ پانی پیو، نہ کھانا کھاؤ، نہ ان سے شادی کرو۔ اس ظاہر فرمان کے ہوتے ہوئے کیا اب بھی کوئی کسی سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کے لیے حیلہ باقی رہ جاتا ہے جو سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوگا حضور کی محبت اس کے دل میں ہوگی تو وہ ہرگز ہرگز ایسے بدبختوں بدنصیبوں بدمذہبوں سے کسی بھی طرح کا کوئی رشتہ رکھنا گوارہ نہیں کرے گا۔

حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا قول فیصل

اب اپنے امام حضور سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول فیصل سنو حضور سیدنا امام اہلسنت فرماتے ہیں: الحمدللہ آفتاب حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا اور دلائل واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بدمذھب کے ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ممنوع وگناہ ہونا ظاہر ہوگیا۔

شیطانی حیلہ

کچھ مولوی کو یہ کہتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے کہ کفر وارتداد اور بدمذہبی کا فتویٰ ان کے لیے ہیں جو طواغیت اربعہ یعنی اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی، رشید احمد گنگوہی وغیرھم جیسے عقائد ونظریات رکھتے ہیں۔ بہت سے وہابی دیوبندی تو سنی ہیں انہیں

توان کے عقائد کا بالکل پتہ ہی نہیں ۔ یہ لوگ توان کے ظاہری رکھ رکھاؤ کو دیکھ کر ان کو اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور اپنے کو وہابی دیو بندی بھی کہلاتے ہیں۔

اے سنی مسلمانو! سنو! اس زمانے میں جب کہ وہابی دیو بندی کا لفظ کفر وارتداد اور بد مذہبی کے معنیٰ میں معروف ہے، ہر کوئی جانتا ہے کہ وہابی دیو بندی ہونا کفر و گمراہیت کی علامت ہے تو اسے کوئی سنی اپنے لیے کہلانا کیسے پسند کر سکتا ہے؟ ضرور کوئی مولوی ہی اس طرح کی باتیں کر سکتا ہے ایسے ہی مولوی کو جواب دیتے ہوئے میرے امام فقیہ اسلام مجدد اعظم حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے بعض بھائیوں کو بعض متقشف وہابیہ کے فریب سے دھوکہ پا کر یہ عذر باقی ہے کہ یہ احکام تو ان کے لیے ہیں جو مذہب اہلسنت سے خارج ہیں اور وہابی ایسے نہیں فلاں فلاں وہابی تو سنی ہیں اس کا جواب اس قدر بس ہے کہ عزیز و بھائیوں دین حق کے فدائیو دیکھو یہ دام در سبزہ ہے دھوکے میں نہ آئیو بھلا وہابی صاحب جو چاہیں بکیں وہاں نہ خوف خدا نہ خلق کی حیا، مگر پیارے سنیو تم نے یہ کیونکر باور کر لیا کہ بعض وہابی اہلسنت ہیں، عزیز و کیا یہ اس کہنے سے کچھ زیادہ عجیب تر ہے کہ فلاں رات دن ہے یا فلاں نصرانی مومن ہے، جب سنیت وہابیت صاف مبائن تو ان کا اجتماع کیونکر ممکن ہے؟ انتھی بالفاظہ

سنیو! اپنے امام کے قول کو بار بار پڑھو اور دیکھو کس قدر صاف اور واضح ہے کہ وہابی اپنے حقیقی معنی میں کافر ہی ہے کسی کے کہنے سے سنی نہیں ہو سکتا، عام وہابی دیو بندی گمراہ بدمذھب ہیں۔ ہاں اگر کوئی واقعی ایسا ہی ہو کہ وہ وہابیہ دیابنہ کے باطل اور گندے عقیدے

سے بالکل نا آشنا ہو صرف ان کے ظاہری رکھ رکھاؤ کو دیکھ کر ان کو اپنا پیشوا یا امام مانتا ہو اور انہیں کے طور طریقہ پہ چلتا ہو اور اپنے کو وہابی دیوبندی بھی کہتا ہو خواہ پڑھا لکھا ہو یا نہ ہو تو ایسا شخص کافر و مرتد تو نہیں مگر گمراہ ضرور ہے۔ جیسا کہ عہد حاضر کی ایک عبقری شخصیت معتمد حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ و حضور محدث کبیر دام ظلہ حضرت علامہ تاج الفقہاء مفتی محمد اختر حسین قادری دامت برکاتہم العالیہ استاذ و مفتی دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: اور اگر ان کے عقائد کفریہ پر اطلاع نہیں رکھتا اور نہ ہی اہلسنت و جماعت کو کافر و مشرک سمجھتا ہے اور نہ تو ضروریات دین سے کسی کا انکار کرتا ہے البتہ وہابیوں دیوبندیوں کے طور طریقے پر چلتا ہے اور خود کو وہابی کہتا ہے تو ایسا شخص کافر و مرتد تو نہ سہی مگر گمراہ بدمذہب اور بدعقیدہ تو ضرور ہے۔ (فتاویٰ علیمیہ جلد 2 ص 112) اسی میں ایک مقام پہ اس طرح سے ہے: دیوبندی خواہ پڑھا لکھا ہو یا جاہل اگر علمائے دیوبند کے عقائد کفریہ کو جانتے ہوئے ان کو اپنا پیشوا اور مذہبی رہنما جانتا ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اگر ان مولویوں کے عقائد کفریہ سے آگاہ نہیں تو وہ بدمذہب اور گمراہ ہے۔ (فتاویٰ علیمیہ جلد 2 ص 121)

تو اے میرے عزیز سنیو! یہاں سے خوب ظاہر ہو گیا کہ وہابیت کیا ہے؟ اور گمراہیت کیا ہے؟ تو اگر تمہارے سامنے کوئی دنیادار اور نذرانہ کے دلدادہ مولوی اس طرح کی باتیں کریں کہ فلاں سنی ہے اسے وہابیوں کے عقیدے معلوم ہی نہیں تو سمجھ لینا کہ یہ نذرانہ کے لیے شیطانی حیلہ بنا کر تمہیں بھی گمراہ کرنا چاہ رہا ہے۔

شیطانی فریب

کچھ نام نہاد سنی تمہیں ایسے بھی گمراہ کریں گے کہ جسے بریلوی علماء گمراہ بدمذہب بتاتے ہیں ان کے عمل کو دیکھو نماز پنجگانہ کے علاوہ رات دن نوافل نماز کی کثرت ہاتھوں میں تسبیح، قرآن کی تلاوت جبکہ بریلویوں کو دیکھو تو ان کے یہاں مزارات کی حاضری اور جلسہ جلوس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ میرے عزیز سنی مسلمانو! خبردار خبردار ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا اور ہرگز ہرگز کسی بدمذہب کافرو گمراہ کی ظاہری عبادت کو دیکھ کر اسے سنی مسلمان نہ سمجھ لینا کیا کوئی رات دن نماز پڑھے اور یہ کہے اللہ جھوٹا ہے معاذ اللہ کیا تم ایسوں کو مسلمان سمجھو گے؟ کیا کوئی رات و دن قرآن کی تلاوت کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو جانوروں پاگلوں کے علم سے تشبیہ دے تو کیا وہ مسلمان ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں آؤ میرا کہنا نہ مانو تو اپنے رب کا تو ضرور مانو گے۔ گستاخ رسول کافر ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ و آیاتہ و رسولہ کنتم تستھزءون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم" اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ اس آیت کی شان نزول کے متعلق حضرت فقیہ ملت مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی علیہ الرحمہ اپنے رسالہ بدمذہبوں کے رشتے ص 15 پہ تحریر فرماتے ہیں: کہ ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوشیخ حضرت

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص حضرت مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو گمشدہ اونٹنی کے بارے میں فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے اس پر ایک شخص نے کہا ان کو غیب کی کیا خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلا کر دریافت فرمایا تو اس نے کہا کہ ہم تو ایسے ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے تو اس پر یہ مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی آیت مبارکہ میں دیکھیے کس قدر صاف فرمایا گیا قد کفرتم بعد ایمانکم یعنی کفر کا کلمہ زبان سے نکالنے کے سبب مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔ لہذا یہ سمجھنا بہت بڑی جہالت ہے کہ مسلمان اللہ اور اس کے رسول کی توہین بھی کرے تو مسلمان ہی رہے گا کافر نہیں ہوگا۔ اور اسی میں ہے کہ ابن جریر، طبرانی، ابو شیخ، ابن مردویہ، رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولے۔ حضور نے ان سے مطالبہ فرمایا تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمتہ الکفر و کفروا بعد اسلامھم

یعنی اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آنے کے بعد کافر ہو گئے۔ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ آیت کی ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ دیکھیے اللہ تعالیٰ کھلم کھلا فرماتا ہے: کفروا بعد اسلامھم یعنی وہ لوگ مسلمان تھے کلمہ پڑھنے والے تھے اور نماز روزہ کرنے والے تھے مگر حضور سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولنے کے سبب کافر ہو گئے مسلمان نہیں رہ گئے ۔ انتھی بالفاظہٖ

فرمان باری تعالیٰ سے خوب ظاہر ہو گیا کہ کلمہ کفر بکنے کے بعد کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر ہو جاتا ہے تو کیا اب بھی کوئی یہ شک کر سکتا ہے کہ جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان رفیع میں گستاخانہ باتیں کہیں اور نماز روزہ کا بھی خوب اہتمام کریں وہ مسلمان ہی رہے گا۔ ہرگز کوئی مسلمان ذرہ برابر بھی ایسوں کو مسلمان تصور نہیں کر سکتا چہ جائیکہ اس کے مسلمان ہونے میں شک کرے صرف عمل کچھ بھی نہیں مگر متفنی اور فتنہ پرور لوگوں کو کون سمجھائے یہ لوگ ان کے ظاہری نماز و روزہ و دیگر عبادات کو دیکھ کر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو یہ باور کرانے پر اپنی پوری طاقت صرف کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمان اور اچھا مسلمان ہے میرے سنی بھائیو! ہمیں ایسے لوگوں کی باتیں قطعاً نہیں سننا ہے اگر کوئی سنانے کی کوشش بھی کرے تو ہمیں اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لینا ہے اب آیئے ذرا ایسے بدمذہبوں کے روزہ نماز و دیگر عبادات کی حقیقت کیا ہے اسے اپنے آقا حضور رحمت عالم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ میں ملاحظہ کرتے ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلۂ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو حضور نے فرمایا: تیری جسارت پر افسوس، میں ہی انصاف نہیں کرونگا تو اور کون انصاف

کرنے والا ہے اگر میں انصاف نہیں کرتا تو تو خائب وخاسر ہو چکا ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن ماردوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم و صيامه مع صيامهم يقرءون القرآن لا يجاوز تراقهيم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرميته " اسے چھوڑ دو اس کے بہت ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (ان ظاہری نماز اور روزوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکلے ہونگے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سيكون في امتي اختلاف و فرقته قوم يحسنون القيل و يسئون الفعل يقرءون القرآن لا يجاوز تراقهيم يمرقون من الدين مروق السهم من الرميته " (مشکوۃ شریف ص 308) عنقریب میری امت میں اختلاف وافتراق واقع ہوگا ایک گروہ نکلے گا جو اچھی باتیں کرے گا مگر کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا وہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ (ماخوذ از بدمذہبوں سے رشتے)

اے سنی مسلمانو! ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ایمان ساتھ نہ ہو تو صرف عمل سے کچھ نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف کھلے ہوئے لفظوں میں ارشاد فرمادیا کہ: ان کی نماز کے سامنے تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے، ان کے روزوں کے سامنے تم اپنے روزہ کو کچھ نہیں جانو گے، مگر یہ لوگ دین سے ایسے نکلیں ہونگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ تو اب تمہیں بتاؤ کہ حضور کا فرمان سچا یا ان نام نہاد متقی مسلمانوں کی بات سچی؟ تو جو سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوگا وہ ضرور اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کو ہی سچا سمجھے گا اور ایسے مکار لوگوں کی باتیں سننا ہرگز گوارہ نہیں کرے گا۔ بریلی کے تاجدار عاشق رسول حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے ہی بدمذہب اور گمراہ کی عبادات وریاضات کے بارے میں کہتے ہیں:

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچانا دنیا دیکھی بھالی ہے

محض کلمہ کے نام پر نکاح

اب جب کہ قرآن وحدیث سے واضح ہوگیا کہ کوئی بھی بدمذہب سنی مسلمان نہیں، تو اب کوئی نام نہاد مولوی تمہیں اس طرح سے ورغلائے کہ اس وقت زمانے کے حالات کافی سنگین ہیں میں بھی مانتا ہوں کہ وہابی دیوبندی کافر ہے لیکن کیا کافر کو کلمہ پڑھا کر ان کے یہاں شادی بیاہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

سنی بھائیو! یہ سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے کے لیے ان نام نہاد مولویوں کا بہت بڑا حربہ ہے۔ خبردار! خبردار! ایسے شاطر مولویوں سے ہوشیار رہنا بھلا بتاؤں تو سہی کوئی لاکھ کلمہ پڑھے لیکن مندر میں جاکر بتوں کی پوجا بھی کرے تو کیا تم اس کو مسلمان سمجھو گے؟ کوئی ہندو رمضان کے متبرک مہینے میں پورا ماہ روزہ رکھے تو کیا وہ رمضان کے محض روزہ رکھنے سے ہی مسلمان ہو جائے گا؟ حاشا ہرگز نہیں۔ دیکھو قرآن کریم میں تمھارا رب فرماتا ہے: "و من الناس من یقول امنا باللہ و بالیوم الاخر و ما ھم بمومنین" اور کچھ لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔ اس آیت کی ذیل میں صاحب خزائن العرفان تحریر فرماتے ہیں کہ جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما ھم بمومنین، کہ وہ ایمان والے نہیں ۔یعنی کلمہ پڑھنا، اسلام کا مدعی ہونا، نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لئے کافی نہیں، جب تک دل میں تصدیق نہ ہو، انتھی بالفاظہ

میرے سنی بھائیو! یہاں سے صاف ظاہر ہو گیا کہ کوئی صرف کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے تمام تر عقائد کفریہ سے توبہ و رجوع نہ کرے اور جب مسلمان نہیں تو ایسوں سے جو رشتہ مُناکحت قائم ہو گا وہ باطل قرار پائے گا۔ بعض نام نہاد سنی مولوی بھی اپنی کم علمی کی بنا پر اس طرح کا طریقہ اپناتے ہیں کہ وہ نکاح خوانی کے وقت کلمہ پڑھا کر نکاح پڑھا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گیا یہ حکم قرآنی کے سخت خلاف ہے۔ لہذا ایسے مولویوں سے بھی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے ورنہ ایمان ختم ہونے کا قوی

اندیشہ ہے یہاں تک کہ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بد مذھب اپنی بدمذھبیت سے سچی توبہ کربھی لے تو بھی اس سے رشتہ قائم کرنے میں جلد بازی نہ کریں جب تک اس کے حال کی اصلاح نہ ہوجائے۔ دیکھیے فتاویٰ رضویہ جلد سوم میں امام اہلسنت حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: کہ امیر المومنین، غیظ المنافقین، امام العادلین، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس پر بوجہ بحث آیات متشابہات بدمذھبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ علیہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں اس کے ساتھ خرید وفروخت نہ کریں، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں، اور مرجائے تو اس کے جنازہ پر حاضر نہ ہو بہ تعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ سو آدمی بیٹھے ہوتے جب وہ آتا تو سب متفرق (تتر بتر) ہوجاتے جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہوگیا ہے اس وقت اجازت فرمائی۔ حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی صاحب علیہ الرحمہ اپنے رسالہ بدمذھبوں کے رشتے میں اس کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ: دیکھیے صبیغ صرف آیت متشابہات الم و حم و ید اللہ و وجہ اللہ کے مثل میں بحث کرتا رہتا تھا وہ مرتد نہیں تھا بلکہ اس پہ صرف بدمذھبی کا اندیشہ تھا مگر اس کے باوجود حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبہ کے بعد بھی سخت بائکاٹ کیا جب تک کہ اطمینان نہیں ہوگیا لہذا مرتد یا بدمذھب کو توبہ کرانے کے بعد بدرجہ اولی کئی برس تک دیکھا جائے گا، جب اس کی بات چیت اور طور طریقہ سے خوب اچھی طرح اطمینان ہوجائے کہ وہ اہلسنت وجماعت کا آدمی

ہوگیا ہے، تب اس کے ساتھ نکاح کیا جائے گا ورنہ نہیں۔

وہابیت اور سنیت کی کسوٹی

اے میرے عزیز سنیو! اب اس کے باوجود بھی کوئی نام نہاد سنی مولوی تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے کہ فلاں وہابی اپنے آپ کو سنی کہہ رہا ہے تو اسے ہم وہابی کیوں کر سمجھے تو یہاں پر ہم امام اہلسنت اعلیٰ حضرت حضور سیدنا امام احمد رضا خان قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر کردہ وہابیت سنیت کی کسوٹی جو کہ فتاویٰ رضویہ میں مرقوم ہے پیش کرتے ہیں۔ جس سے خوب واضح ہو جائے گا کہ جو وہابی دیوبندی بدمذہب اپنے آپ کو سنی کہیں وہ واقعی میں سنی ہیں بھی یا نہیں، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ: جو صاحب مشتبہ الحال وہابیت سے انکار فرمائیں امور ذیل پر دستخط فرماتے جائیں کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا: (1) مذھب وہابیہ ضلالت و گمراہی ہے (2) پیشوایان وہابیہ مثل عبد الوہاب نجدی و اسمٰعیل دہلوی و نذیر حسین دہلوی و صدیق حسن بھوپالی و دیگر چھٹ بھیے آردی، بٹالی، پنجابی، بنگالی سب گمراہ بد دین ہیں، (3) تقویت الایمان، وصراط المستقیم، و رسالہ یکروزی، وتنویر العینین، تصانیف اسمٰعیل، اور ان کے سوا دہلوی، وبھوپالی، وغیرھما وہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں صریح ضلالتوں، گمراہیوں، اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہیں، (4) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے، بے حصول منصب اجتہاد اس سے روگردانی گمراہ بد دین کا کام ہے، غیر مقلدین مذکورین، اور ان کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نا مقلدین کا بیڑا اٹھائے

ہیں، محض سفیہان نامشخص ہیں، ان کا تاریک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اور اپنے سے اجہلوں کو ترک تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی و گمراہ گری ہے، (5) مذاہب اربعہ اہلسنت سب رشد وہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلہ میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور ضرور صراط مستقیم پر ہے، اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے، تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ، ضالین، متبع غیر سبیل المومنین ہیں، (6) متعلقات انبیاء واولیاء علیھم الصلاہ والثنا مثل استعانت وندا وعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ، مسائل متعلقہ اموات واحیا میں نجدی و دہلوی اور ان کے اذناب نے جو احکام شرک گڑھے اور عامہ مسلمین پر بلا وجہ ناپاک حکم جڑے، یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انہیں استحقاق عذاب وغضب ہے، (7) زمانہ کو کسی چیز کی تحسین و تقبیح میں کچھ دخل نہیں، امر محمود جب واقع ہو محمود ہے، اگر چہ قرون لاحقہ میں ہو، اور مذموم جب صادر ہو مذموم ہے، اگر چہ ازمنہ سابقہ میں ہو، بدعت مذمومہ صرف وہ ہے جو سنت ثابتہ کے رد وخلاف پر پیدا کی گئی ہو، جواز کے واسطے صرف اتنا کافی ہے کہ خدا اور رسول نے منع نہ فرمایا، یا کسی چیز کی ممانعت قرآن وحدیث میں نہ ہو تو اسے منع کرنے والا خود حاکم وشارع بننا چاہتا ہے، (8) علمائے کرام حرمین طیبین نے جتنے فتاوے ورسائل مثل الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ وغیرھا، رد وہابیہ میں تالیف فرمائے سب حق وہدایت ہیں، اور ان کا خلاف باطل وضلالت، حضرات یہ جنت سنت کے آٹھ باب ہادی حق وصواب ہیں، جو صاحب بے پھیر پھار بے حیلہ وانکار بکشادہ پیشانی ان پر دستخط

فرمائیں تو ہم ضرور مان لیں گے کہ وہ ہرگز وہابی نہیں ورنہ ہر ذی عقل پر ظاہر ہو جائے گا کہ منکر صاحبوں کا وہابیت سے انکار نرا حیلہ ہی حیلہ تھا مسمی پہ جمنا اور اسم سے رمنا اس کے کیا معنی منکری بودن و در رنگ مستاں زیستن، انتھی بالفاظہ

الحمدللہ تو یہ جنت سنت کے آٹھ باب ہادی حق وصواب ہیں جسے وہابیت سنیت کی کسوٹی کہا جاتا ہے اگر کوئی بدمذہب اپنے کوسنی بتائیں تو اسے پیش کیا جائے ان شاءاللہ حق سامنے آجائے گا۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

عالم دین کی ذمہ داری

موجودہ دور میں وہابیت، دیوبندیت، بدمذہبیت، جب کہ اپنے عروج پر ہیں اور کچھ اپنوں ہی میں شمار کیے جانے والے عالم مولوی کھلم کھلا ان شیطانی گروہوں کی حمایت میں مصروف ہیں تو ایسے وقت میں ایک عالم کی ذمہ داری ہے کہ وہ بلا خوف لومتہ لائم اور بغیر کسی دنیوی مصلحت کے اپنے علم کا اظہار کرے اگر اپنی کسی مصلحت اور مفاد کے لالچ میں بہ کر خاموشی اختیار کرے تو ایسے عالم بھی لعنت کے مستحق ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:"اذا ظھرت الفتن او قال البدع و لم یظھر العالم علمه فعلیه لعنته الله و الملئکته والناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا "یعنی جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بے دینی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض

قبول کرے گا اور نہ نفل (الملفوظ حصہ چہارم ص 3) اور فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ اپنے مشہور رسالہ بدمذہبوں سے رشتے میں تحریر فرماتے ہیں کہ: جو لوگ کہ مسلمان کو فتنے میں پڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ وہ بدمذہبوں و مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کر کے گمراہ و مرتد ہو رہے ہیں مگر وہ لوگ قدرت کے باوجود عوام میں مقبولیت حاصل کرنے، زیادہ سے زیادہ آمدنی ہونے یا اور کسی مفاد کے پیش نظر خاموش رہتے ہیں اور ایسی زبردست برائی کے جس سے لوگ کفر و ارتداد میں مبتلا ہو جاتے ہیں منع نہیں کرتے، وہ یقیناً حضور سید عالم ﷺ کے راستہ پر نہیں ہیں۔ جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خود نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں: " لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا و یامر بالمعروف و ینه عن المنکر" جو مسلمان ہمارے چھوٹے پہ رحم نہ کرے اور اپنے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اچھی بات کا حکم نہ دے اور بری بات سے نہ روکے وہ ہمارے راستہ پر نہیں۔ (مشکوۃ شریف ص 423) اور ایسے عالم نائب رسول نہیں، صرف نام کے عالم ہیں۔ انتھی بالفاظہ

ظاہر ہو گیا کہ جو لوگ بدمذھبوں کی بدمذہبیت سے واقف ہونے کے بعد مسلمانوں کو ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے منع نہ کرے وہ قطعاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر نہیں اس لیے ہر ایسے عالم کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے جو اس معاملے میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں۔

تمت بالخیر

فروغِ اہلسنت کیلئے امام اہل سنت کا دس نِکاتی پروگرام

(۱) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

(۲) طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نخواہی گرویدہ ہوں۔

(۳) مدرّسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔

(۴) طبائعِ طلبہ کی جانچ ہو، جو جس کام کے زیادہ مناسب ہو دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

(۵) ان میں جو تیار ہوتے جائیں، تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں۔ تاکہ تحریراً وتقریراً، وعظاً ومناظرۃً اشاعتِ دین ومذہب کریں۔

(۶) حمایتِ مذہب وردِّ بدمذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔

(۷) تصنیف شدہ اور نوتصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

(۸) شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں۔ جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو، آپ کو اطلاع دیں۔ آپ سرکوبی اعداء کیلئے اپنی فوجیں، میگزین، رسالے بھیجتے رہیں۔

(۹) جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں، وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں۔ اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

(۱۰) آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں۔ اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم از کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانے میں دین کا کام بھی درم ودینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد۱۲، صفحہ۱۳۳/۱۳۴)

AAM WAHABIYON SE NIKAH KA SHAR'EE HUKM

Written by-
Mufti Mohammad Nezamuddin Qadri Markazi

Published by-
Al Jamiatur Razvia Hedayatul Muslimeen, Sundarpur, Sarlahi (Nepal)